یا اللہ مدد جل جلالہ

دفاع صحابہؓ پر عقلی و نقلی دلائل

دفاعِ صحابہؓ

کیوں ضروری ہے؟

تالیف

مولانا رب نواز طاہر

فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

ناشر مکتبہ علی المرتضیٰؓ لاری اڈہ مانسہرہ

Cell # 0300-5025922

پیش لفظ



Maulana
Abdul Ghafoor Nadeem
Vice President & Khateeb
SIPAH-E-SAHABA, KARACHI DIVISION
Jamia Siddiq-e-Akbar Muhammadi
(Nagan) Chowrangi, North Karachi



مولانا عبد الغفور ندیم
نائب صدر و خطیب سپاہ صحابہؓ کراچی
جامعہ صدیق اکبرؓ محمدی (ناگن) چورنگی نارتھ کراچی

Phone: 6905229
Date: 6/4/2001

صحابہ کرامؓ گلشنِ نبوت کے وہ گلہائے رنگا رنگ ہیں جن کی خوشبو سے آج پورا عالم مہک رہا ہے۔ مقامِ صحابیت کا ادراک حاصل کیے بغیر شانِ نبوت و رسالت کا ادراک مشکل ہی نہیں ناممکن بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کے ازلی و ابدی دشمن نے گلشنِ نبوت کو ویران کرنے کے لیے اس کے گلوں پر شرمناک حملے کی ناپاک جسارت کی ہے جن کی عظمتوں کو بیان کرتے ہوئے اسلام کے تاجدارِ اعظم حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صحابہؓ کی محبت میری محبت کی دلیل ہے اور صحابہؓ کی دشمنی میری دشمنی کی دلیل ہے۔ فرمانِ رسول کے مطابق وہ شخص محبتِ رسول کے دعوے میں کبھی سچا نہیں ہو سکتا جس کا قلب محبتِ صحابہؓ سے خالی ہے۔

اسی حقیقت کی وضاحت کے لیے زیرِ نظر کتابچہ تالیف کیا گیا ہے جس کے مطالعہ سے صحابہ کرامؓ کی عظمتوں کا ادراک یقیناً آسان ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ عزیزم مؤلف کی مساعی کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور اس کتابچے کو نافعِ مخلوق بنائے۔ آمین!

خادم سپاہ صحابہؓ کراچی
6/2/2001

یا اللہ مدد

نام کتاب ________ دفاع صحابہؓ کیوں ضروری ہے؟

مصنف ________ مولانا رب نواز طاہر

ناشر ________ مکتبہ علی المرتضیٰؓ لاری اڈہ مانسہرہ

طباعت اوّل ________ 1500 عدد

ہدیہ ________ 15 روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ محمد الرسول اللہ ﷺ و صحابہ کرامؓ ہری پور

مکتبہ ابوبکر صدیقؓ مانسہرہ

مکتبہ عمر فاروقؓ بٹگرام

مکتبہ عثمان غنیؓ اوگی

مکتبہ علی المرتضیٰؓ لاری اڈا مانسہرہ

مکتبہ مدنیہ ایبٹ آباد، مکتبہ الحمید شنکیاری

اقصیٰ اسلامی کیسٹ و خوشبو محل بٹگرام

ایثار ریکارڈنگ اینڈ کتاب گھر اٹک

حرفِ آغاز



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِيْمِ الْخَبِيْرِ ٥ اَلْمُتْقِنِ نِظَامَ الْعَالَمِ بِلَا مُعِيْنٍ وَّنَصِيْرٍ ٥ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ الَّذِىْ حِكْمَتُه بَالِغَةٌ وَّعِلْمُهٗ عَزِيْزٌ ٥ وَ نِعَمُهٗ وَاصِلَةٌ اِلٰى كُلِّ صَغِيْرٍ وَّ كَبِيْرٍ ٥ وَنَشْهَدُاَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ فِىْ نَقِيْرٍ وَّ لَا قِطْمِيْرٍ ٥ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدَ اعَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ الَّذِىْ هَدَانَا بِكِتَابٍ مُّنِيْرٍ ٥ وَدَعَانَاْ اِلَى اللّٰهِ بِالْاِ نْذَارِ وَ التَّبْشِيْرِ صَلَّى اللّٰهُ تعالىٰ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ مَا دَامَتِ الْكَوَاكِبُ تَسِيْرُ ٥

اَمَّا بَعْدُ......

پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس سال کی عمر میں نبوت کا تاج پہنایا گیا...... نبوت ملنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاشرے سے بت پرستی...... اور دیگر برائیوں کے خلاف کام شروع کیا...... پورے معاشرے کو ٹھیک کرنے کیلئے...... اور معاشرے کے اندر موجود خرابیاں اور برائیاں دور کرنے کیلئے چونکہ افراد درکار ہوتے ہیں...... ایک جماعت اور گروہ ایسا ہونا چاہیے...... جو کہ منظم اور مضبوط بنیاد پر کام کر سکے۔

اسی خاطر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تعلیمات سے آراستہ...... ایک جماعت تیار کرنی شروع کی...... تو جو جماعت تیار ہوئی یعنی صحابہؓ کی جماعت...... جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام ارشادات، اقوال و افعال...... اپنے سینوں اور صحیفوں میں محفوظ کر لئے...... قرآن کریم جن کے سامنے نازل ہوا...... اور یہ لوگ اس کے اولین مخاطبین بنے...... کیونکہ اکثر سورتوں کا شانِ نزول ان صحابہ کرامؓ کے واقعات سے وابستہ ہیں۔

اب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے دیگر انبیاء کی طرح طبعی عمر دے کر دنیا سے اٹھا دیا یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرما گئے۔

اسلام جو کہ اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا آخری دین ہے...... جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اسی طرح یہ دین اسلام بھی آخری دین ہے۔ قیامت تک یہی اصول وقواعد دین کے رہیں گے۔

اب آپ دیکھیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے چلے گئے...... دوسرے نبی نے آنا نہیں...... اور نہ ہی دوسرے دین نے آنا ہے۔

اب جو دین حضور صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑ کر گئے ہیں...... یہ کن کے پاس ہے...... کن ہاتھوں میں ہے...... آیا محفوظ ہاتھوں میں ہے...... یا غیر محفوظ

تو تحقیق و تفتیش کے بعد معلوم ہو جائے گا کہ یہ دین محفوظ ہاتھوں میں ہے، یعنی صحابہ کرامؓ کی مقدس جماعت کے پاس ہے۔

محفوظ کیوں؟ اس لئے کہ جب یہ چند افراد تھے...... بدر کے میدان میں انہوں نے ہزاروں کے مقابلے میں اس دین کا کامیاب دفاع کیا تھا...... جب یہ ہزاروں پر پہنچے تو لاکھوں دین دشمنوں کا مقابلہ کیا...... اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جانے کے بعد تو یہ جماعت ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش نفوس پر مشتمل تھی...... اب تو پوری دنیائے کفر کے سامنے ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن گئی تھی...... اس لئے معلوم ہوا کہ یہ دین جانبازوں...... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانوں کے محفوظ ہاتھوں میں ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جو دین حضور صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے...... اس کی بنیاد...... اور اساس صحابہ کرامؓ ثابت ہوئے......

قرآن وحدیث صحابہ کرامؓ نے ہی اس امت تک پہنچایا...... اور پوری دیانت داری اور امانت داری کے ساتھ پہنچایا...... اس راستے میں جتنی بھی تکالیف...... وشدائد آئے...... خندہ پیشانی کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا...... اس دین کو پوری دنیا میں عام کرنے کیلئے ...... اپنے گھر بار کو خیر باد کہا...... اپنے بیوی بچے چھوڑے......

اور آج انہی صحابہ کرامؓ کی قبریں دنیا کے مختلف ممالک میں موجود ہیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہ کرامؓ اس دین کو پوری دنیا تک پہنچانے کا عزم لے کر نکلے تھے......

آج اگر ان صحابہ کرامؓ کی عزت و ناموس محفوظ نہیں ......تو دین کیسے محفوظ رہ سکے گا اور آئندہ نسلِ نو کے دلوں میں ان صحابہؓ کی محبت کیوں کر آئے گی......جس دن اس امت کے دل سے صحابہ کرامؓ کی محبت ختم ہو جائے گی ......اسی دن سے یہ بدعات اور ورسوماتِ شرکیہ کا شکار ہو جائیگی......اس لئے آج ہمارا فرض بنتا ہے......کہ ہم ناموسِ صحابہؓ کی خاطر اٹھیں......اپنی جان و مال وقت صحابہ کرامؓ کے ناموس کیلئے وقف کر دیں......اور صحابہ کرامؓ کا ایسا کامیاب دفاع کر جائیں کہ آئندہ کسی کفریہ ٹولے کو اسلام کے مضبوط قلعہ میں شگاف ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے۔

دفاع صحابہؓ کیوں ضروری ہے؟ کے عنوان پر چند پوائنٹ تحریر کرتا ہوں......آپ ان کو زبانی یاد کر لیں اور اس کی دعوت ہر مسلمان تک پہنچائیں۔

ہم یہ دعویٰ تو کرتے ہیں...... کہ ہم ناموس صحابہؓ کے سپاہی ہیں مگر جب ہم سے کوئی یہ پوچھتا ہے...... کہ دفاع ناموس صحابہؓ کیوں ضروری ہے؟ تو ہمارے پاس خاطر خواہ جواب نہیں ہوتا...... محض جذباتی نعروں سے کچھ نہیں ہوتا......اپنا مشن اور کاز گھر گھر پہنچائیں...... اور یہ نمبرز یاد کر کے انکی دعوت دیں۔

اللہ آپ کا اور میرا حامی و ناصر رہے۔

ربّ نواز طاہر

قذافی ٹاؤن کراچی

19-1-2001

پہلا پوائنٹ

صحابہ کرامؓ کا دفاع دینِ اسلام کا دفاع ہے۔

شیخ السلام حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے "الاصابہ" کے دیباچہ میں امام ابوزرعہ رازیؒ کا قول کیا ہے:۔

اِذْرَأَیْتَ الرَّجُلَ یَنْتَقِصُ اَحَداً مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ فَاعْلَمْ أَنَّہ زَنْدِیْق" وَذٰلِکَ أَنْ الرَّسُوْلَ حَق" وَالْقُرْآن حَق" وَمَا جَاءَ بِہِ حَق" وَاِنَّمَا أَدّیٰ اِلَیْنَا ذٰلِکَ کُلِہِ الصَّحَابَۃُ، وَھَوْ لَاءِ یُرِدُوْنَ أَنْ یَجرَحُوا شُھُوْدُنَا، لِیُبطِلُوا الْکِتَابَ وَ السُّنۃَ وَالْجَرحَ بِھِمْ أَوْلیٰ، وَھُمْ زَنَادِقَۃ۔

ترجمہ:۔......"جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی کی تنقیص کرتا ہے......تو سمجھ لو کہ وہ زندیق ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسول برحق ہے...... قرآن برحق،...... اور جو دین آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم لائے، وہ دین برحق اور یہ ساری چیزیں ہم تک صحابہؓ نے پہنچائیں ہیں...... لہذا صحابہؓ ہمارے لئے رسالت محمدیہ (علیٰ صاحبہا الف الف صلوۃ وسلام کے) گواہ ہیں...... اور یہ لوگ ہمارے گواہوں کو مجروح کر کے کتاب وسنت کو باطل کرنا چاہتے ہیں...... لہذا یہ لوگ خود لائق جرح ہیں...... اور یہ لوگ بد دین زندیق ہیں۔"

خلاصہ یہ کہ ہمارا دین حق تعالیٰ شانہ کی جانب سے نازل ہوا ہے...... اور چند واسطوں کے ذریعے ہم تک پہنچا ہے...... دین پر اعتماد اسی صورت میں ممکن ہے کہ وہ ہم تک لائق اعتماد واسطوں سے پہنچا ہو...... آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اور بعد کی امت کے درمیان پہلا واسطہ صحابہ کرامؓ ہیں...... اگر وہ لائق اعتماد نہیں...... تو دین کی کوئی چیز بھی لائق

اعتماد نہیں رہتی ...... لہذا صحابہ کرامؓ کے اعتماد کو مجروح کرنا درحقیقت دین کے اعتماد کو مجروح کرنا ہے۔

لہذا ہمیں چاہیے کہ اسلام کے ان اولین عینی شاہدین ...... صحابہ کرامؓ کی عدالت کو مجروح ہونے سے بچائیں ...... اور اسلام کے اس اولین بنیاد کا دفاع کریں ...... تا کہ اسلام کی پوری عمارت منہدم ہونے سے محفوظ رہے ...... اس لئے یہ پہلا نمبر ہے جس کی وجہ سے دفاع صحابہؓ ضروری ہے ...... حقیقت یہ معلوم ہوئی کہ صحابہ کرامؓ کا دفاع ...... دراصل دین اسلام کا دفاع ہے۔

دوسرا پوائنٹ

اللہ تبارک وتعالیٰ کے طریقے کی پیروی

اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کی مقدس جماعت کا خود دفاع کیا ہے ...... جب اللہ تعالیٰ نے منافقین سے فرمایا ...... وَاِذَاقِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ترجمہ: ”اور جب کہا جاتا ہے ان کو ایمان لاؤ ...... جس طرح ایمان لائے سب لوگ تو کہتے ہیں کیا ہم ایمان لائے جس اطرح ایمان لائے بےوقوف ...... جان لو وہی ہیں بےوقوف ...... لیکن نہیں جانتے ......“

اس آیت میں اللہ تبارک تعالیٰ نے منافقین اور دیگر کفار سے فرمایا کہ تم صحابہ کرامؓ کی طرح ایمان لاؤ جس طرح وہ ایمان لائے ہیں ...... لیکن ان لوگوں نے صحابہ کرامؓ کو سفہا بیوقوف کہا ...... تو اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کا دفاع کرتے ہوئے ان کفار، منافقین کی طرف وہی کلمات لوٹائے ...... جو انہوں نے صحابہ کرامؓ کے بارے میں کہے تھے ...... اللہ تعالیٰ نے فرمایا ...... ”الا انهم هم السفهاء“ ”یعنی بےوقوف تم ہو“۔ تو آج ہمیں اللہ تعالیٰ کے اس

طریقے کی پیروی کرنی چاہیے......اور اس طریقے کی پیروی کی وجہ سے دفاع صحابہؓ نہایت ضروری ہو جاتا ہے آج اگر کوئی صحابہ کرامؓ کو مرتد کہے تو ہمیں بھی وہی الفاظ ان کے بارے میں لوٹانے چاہیں اور کھلے عام اسے مرتد کہیں......اور اگر کوئی کافر کہے......تو ہمیں سنت اللہ کی پیروی میں اسے کافر کہنے سے کوئی چیز باز نہ رکھے......اللہ تعالیٰ کے اس طریقہ کی پیروی کرتے ہوئے......اگر ہم پر کوئی تکلیف آتی ہے......تو اسے اپنی سعادت سمجھیں......کہ اللہ تعالیٰ کے طریقے کی خاطر ہم مار کھا رہے ہیں

تیسرا پوائنٹ

صحابہ کرامؓ معیار ہدایت ہیں

صحابہ کرامؓ ہمارے لئے معیار ہدایت قرار دیئے گئے ہیں......کہ ایمان وہ مطلب ہے جو صحابہ کرامؓ جیسا ایمان ہو۔قرآن کریم میں رب کائنات ارشاد فرماتے ہیں......فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا.....پس اگر وہ ایمان لائے اس طرح جس طرح تم ایمان لائے تو وہ ہدایت یافتہ ہونگے......

تو صحابہ کرامؓ کے ایمان کو ہمارے ایمان کے لیے معیار اور پیمانہ مقرر کیا گیا۔اور اس ارشاد باری تعالیٰ سے یہ ظاہر ہو گیا......کہ صحابہ کرامؓ کا ایمان کامل......مکمل......بلکہ اکمل تھا۔

اب صحابہ کرامؓ ہمارے لئے معیار اور کسوٹی ہیں......کہ ہم اپنے ایمان کو اگر پرکھیں گے......تو صحابہ کرامؓ کی طرف دیکھیں گے......ان کی زندگیوں سے راہنمائی حاصل کریں گے......اب سوچنے اور سمجھنے کی بات یہ ہے کہ اگر صحابہ کرامؓ کے ایمان کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا کئے جائیں......تو ہمارے ایمان کا معیار......اور پیمانہ کیا رہے گا......ہم کس سے راہنمائی حاصل کریں گے......کہ اپنے آپ کو مسلمان اور ایماندار کہلاسکیں......تو اس کیلئے ہمیں صحابہ

کرامؓ کے ناموس وایمان کا سپاہی بن کر میدان میں آنا پڑے گا...... پھر جو بھی زبان صحابہ کرامؓ کے ایمان کے بارے میں پوچھے...... پہلے ہم اس کے ایمان کو پرکھیں...... اور اس کے ایمان پر بحث کریں۔

چوتھا پوائنٹ

صحابہ کرامؓ ہمارے محسن ہیں۔

صحابہ کرامؓ کا دفاع ہم مسلمانوں پر اس لیے بھی ضروری ہے...... کہ صحابہ کرامؓ ہمارے محسن ہیں ...... محسن کہتے ہیں احسان کرنے والے کو...... صحابہ کرامؓ جب ایمان لائے تو اس دین کیلئے اس قدر خدمات انجام دی...... اور اس دین کی خاطر تمام تر مشکلات ومصائب سے ان کا واسطہ پڑا...... وہ ہر ایک آزمائش وامتحان میں کامیاب ہوتے چلے گئے...... تو اللہ تبارک تعالیٰ نے ان کو اپنی رضا کا...... سرٹیفکیٹ دنیا ہی میں عطاء کر دیا...... اور اعلان کر دیا کہ...... رضی اللہ عنہ و رضو عنھم

جب اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا کا اعلان کر دیا...... تو صحابہ کرامؓ نے یہ نہیں کیا...... کہ اب اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو چکے...... اور ہم جنت کے مستحق ہو گئے...... لہٰذا آرام سے بیٹھ جائیں...... بلکہ ان اللہ والوں نے ہمارے اور پوری امت کے بارے میں سوچا...... اور ہم تک یہ دین پہنچانے کیلئے...... اور ہمیں بھی جنت کا مستحق بنانے کیلئے...... اپنے ہر آرام کو تج دیا...... حالانکہ وہ تو بذات خود کامیاب ہو گئے تھے...... پھر اتنے تکالیف اور مصائب ہمارے لئے برداشت کئے ...... تو یہ ہم پر احسان کیا...... اب اس احسان کا حق تو یہ ہے...... کہ ہم اس جماعت کے نقش قدم پر چلیں...... اور جو جماعت یا گروہ ان پر طعن وتشنیع کے تیر چلاتا ہے...... ان کا ڈٹ کر مقابلہ کریں...... کل انہوں نے ہمارے متعلق سوچا...... کیا آج ہم ان کے بارے میں نہیں سوچ

سکتے...... کیا ان کا دفاع نہیں کر سکتے......۔
احسان فراموشی ایک کمینہ فعل ہے...... وہ بدفطرت اور کمینے لوگ ہوتے ہیں جو احسان فراموشی کرتے ہیں......

کوئی غیر مند آدمی احسان فراموشی کا سوچ بھی نہیں سکتا چہ جائیکہ مسلمان احسان فراموشی کا ارتکاب کرے...... اگر آج ہمارے ذہنوں اور عقل پر مصلحت کے پردے نہ ہوتے...... اور ہمارے جذبات غیرت ایمانی سے لبریز ہوتے...... تو کسی بھی شخص کو صحابہ کرامؓ کی مقدس جماعت کی طرف کسی بھی الزام کو منسوب کرنے کی جرأت نہ ہوتی...... جن صحابہؓ نے ہمارے لئے اپنے گھر بار چھوڑے...... اپنا وطن چھوڑا...... اس امت کی فکر میں ان دور دراز ملکوں...... میں مسافرانہ زندگی بسر کی...... اور ہم تک ایمان کی دولت پہنچائی...... آج ان کیلئے ہم اپنا معمولی سا سکون بھی خراب کرنے کے روادار نہیں...... ہم جیل اور گولی کے خوف سے...... خاموشی اختیار کئے بیٹھ ہیں اب غیرت اور ایمان کا تقاضہ ہے...... کہ ہم اپنے محسنوں کا دفاع کریں...... ورنہ احسان فراموشی کا بدنما داغ...... اپنے ماتھے پر سجا کر...... جینے سے مر جانا بہتر ہے......۔

پانچواں پوائنٹ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابی کیلئے اپنی جان قربان کرنے کیلئے تیار تھے۔

بیعت رضوان جیسی عظیم بیعت ایک صحابیؓ کی خاطر لی گئی...... صرف ایک حضرت عثمانؓ کی خاطر تمام صحابہؓ اور خود سرورِ کونین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم...... نے اپنی جانوں کی پروا کئے بغیر...... موت کی بیعت لی...... یہاں اس بیعت سے یہ نقطہ واضح ہوتا ہے...... کہ صحابی کا مقام کیا ہے؟ کیونکہ اس بیعت کے نتیجے میں اگر یہ جنگ کفار کے ساتھ ہو جاتی...... تو اس میں کتنے لوگ شہید

ہوتے......اور خود پیغمبرؐ . بھی شہید ہوسکتے تھے لیکن پیغمبر ﷺ نے اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر خود کو ایک صحابی کے بدلے پیش کیا......تو اس سے آپ اندازہ لگائیں کہ ایک صحابی کی کیا قدر و منزلت ہے۔

کیا ہماری جان پیغمبر ﷺ سے زیادہ قیمتی ہے......کہ پیغمبر تو اپنی جان صحابہ کرامؓ کے دفاع میں پیش کریں......اور ہم اپنی جان یہ کہہ کر بچالیں کہ جان بچانا بھی فرض......تف ہے ایسی جان اور زندگی پر......کہ صحابہ کرامؓ پر طعن و تشنیع ہوتی رہے......اور مسلمان زندہ رہیں......اس موقع پر مسلمان کی پہچان تو یہ ہونی چاہئے......کہ خود اپنا جینا بھی اپنے آپ پر حرام کردے......اور دشمنان صحابہؓ کا جینا بھی دوبھر کردے......

چھٹا پوائنٹ

صحابہ کرامؓ نبوت کی حفاظتی دیوار

ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے تیئس سال کی محنت اور جان فشانی سے جو جماعت تیار کی......حضور ﷺ نے اپنا دین......اپنی کتاب......اور اپنی لائی ہوئی ہدایت......کو جس جماعت کے سپرد کرکے دنیا سے تشریف لے گئے......اور آپ کی تیار کی ہوئی جس جماعت کو آپؐ اور بعد کی امت کے درمیان اولین واسطہ بنایا گیا......وہ لائق اعتماد ہے......امانت دار ہے......اور جب یہ لائق اعتماد ہے......تو انہوں نے جو کچھ کیا......وہ دین کے مطابق کیا......اور اگر اس جماعت کو لائق اعتماد نہ سمجھیں......تو اس کا نتیجہ بہت بھیانک اور خطرناک حد تک گمراہی میں جانے والا ہے......کیونکہ پھر ہمیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ......

ا۔ آنحضرت ﷺ اپنی نبوت میں ناکام گئے اور ان کی تیئس سالا محنت (نعوذ باللہ) رائیگاں گئی۔

۲۔ آنحضرت ﷺ کی بعثت بمد فضول ٹھری (نعوذ باللہ)

۳۔ آنحضرت ﷺ کی آنکھیں بند کرتے ہی دین اسلام کا خاتمہ ہو گیا (نعوذ باللہ) دین اسلام آپ ﷺ کے ساتھ ہی دفن ہو گیا...... وہ آپ ؐ کے بعد ایک دن کیلئے کیا ایک لمحہ کیلئے بھی آگے نہیں چلا......

۴۔ اگر آنحضرت ﷺ کی تیار کی ہوئی جماعت لائق اعتماد نہیں تھی تو اس نا قابل اعتبار جماعت کے ذریعے سے ہیں جو قرآن پہنچا وہ بھی لائق اعتماد نہ رہا...... آنحضرت ﷺ کی نبوت بھی لائق اعتماد نہ رہی...... اور دین اسلام کی کسی بھی چیز پر اعتماد نہ رہا...... کیونکہ آنحضرت ﷺ کی کتاب، آپؐ کی نبوت اور آپ کے لائے ہوئے دین کی ایک ایک چیز ہمیں اسی جماعت کے ذریعے سے ملی ہے...... لہٰذا جو شخص یا فرقہ ان صحابہ کرامؓ کو لائق اعتماد نہیں سمجھتا ...... تو ان کے اندر مندرجہ بالا عقائد ضرور ہونگے...... (جیسا کہ خوارج روافض اور شیعہ مذہب کے مشاہدے سے ثابت ہے) اور اگر ہم آج صحابہ کرامؓ کا دفاع نہیں کریں...... گے تو ہماری آئندہ نسلوں کیلئے یہ دین مشکوک بنا دیا جائے گا...... کیونکہ صحابہ کرامؓ نبوت کی حفاظتی دیوار ہیں ...... اگر یہ دیوار گرا دی جائے...... تو نبوت محفوظ نہیں رہتی اسلئے پیغمبر ﷺ کی نبوت کی حفاظت کی خاطر بھی دفاع صحابہ کرامؓ ہمارے فرائض میں شامل ہیں......

ساتواں پوائنٹ

صحابہ کرامؓ انتخاب خداوندی ہیں۔

حق تعالیٰ شانہ نے آنحضرت ﷺ کو پوری کائنات میں سے منتخب فرمایا...... اس لئے آپؐ زبدہ کائنات ہیں...... سید البشر...... خیر البشر...... اور فخر اولاد آدم ہیں آپؐ کی کتاب خیر الکتب ہے ...... آپؐ کا دین خیر الادیان ہے...... آپؐ کی امت خیر الامم ہے...... اور آپؐ کا زمانہ خیر

القرون ہے ......لازماً آپ ؐ کے اصحاب بھی "خیر الاصحاب "ہیں (رضی اللہ عنہم) ۔چنانچہ مستدرک حاکم میں بسند صحیح آنحضرت ﷺ کا ارشاد منقول ہے

عن عويم بن ساعدة رضى الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: ان الله تبارك و تعالىٰ اختارنى ، واختارلى اصحابا فجعل لى منهم وزراء و انصار و اصهارا ، فمن سبهم فعليه لعنة الله والملا ئكة والناس اجمعين ، لايقبل منه يوم القيامة صرف ولا عدل هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه ، وقال الذهبى "صحيح".

(مستدرك حاكم : ص ٦٣٢.ج٣)

ترجمہ...... حضرت عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے چن لیا......اور میرے لئے اصحاب کو چن لیا......پس ان میں بعض کو میرے وزیر......میرے مددگار......اور میرے سسرالی رشتے دار بنا دیا......پس جو شخص ان کو برا کہتا ہے......اس پر اللہ کی لعنت......اور سارے انسانوں کی لعنت...... قیامت کے دن نہ اس کا کوئی فرض قبول ہوگا، نہ نفل۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس طرح آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام اولادِ آدمؑ میں سے چھانٹ کر منتخب فرمایا......اسی طرح لائق ترین افراد کو چھانٹ کر آنحضرت ﷺ کی صحبت کیلئے منتخب فرمایا......اس انتخاب خداوندی کے نتیجہ میں یہ حضرات ......جن کو صحبت نبویؐ کیلئے چنا گیا......اپنی علو استعداد اور اپنے جوہری کمالات کے لحاظ سے انبیاء کرامؑ کے بعد تمام انسانوں سے افضل تھے اسی بناپر

ان کو اللہ تعالیٰ نے "خیر امت" کا خطاب دیا۔پس اگر صحابہ کرامؓ سے بہتر وافضل کوئی انسان

ہوتے……تو اللہ تعالیٰ اپنے نبی محبوب ﷺ کی رفاقت وصحبت کیلئے ان کو منتخب فرماتے……اس لئے صحابہ کرامؓ کی تنقیص صرف "صحبت نبویؐ" کی تنقیص نہیں بلکہ اسی کے ساتھ حق تعالیٰ شانہ کے انتخاب کی بھی توہین وتنقیص ہے……اور جو شخص صحبت نبویؐ کی تحقیر……اور انتخاب خداوندی کی تنقیص کرتا ہو……اس کے بارے میں شدید سے شدید وعید بھی قرین قیاس ہے

(ماخوذ از شیعہ سنی اختلافات اور صراط مستقیم)

لہذا انتخاب "خداوندی" اور "صحبت نبویؐ" کے حامل اس جماعت کا دفاع ہر مسلمان پر فرض ہے۔

آٹھواں پوائنٹ

صحابہ کرامؓ دین کی اصل، اساس، بنیاد، اور جڑ ہیں

صحابہ کرامؓ کا دفاع سب سے ضروری کام اس لئے ہے کہ آج ہمارے پاس جو قرآن……کلمہ……نماز……زکوٰۃ……حج……روزہ……احادیث مبارکہ……جہاد……دعوت و تبلیغ……مساجد ومدارس موجود ہیں یہ سب ہم نے صحابہ کرامؓ کے واسطے سے نبوت سے حاصل کی……آج اگر کوئی ان چیزوں کے بارے میں مسلمان سے سوال کر دے کہ جو قرآن کلمہ تم پڑھتے ہو……جو نماز، زکوٰۃ، حج، روزہ، تم ادا کرتے ہو……جن احادیث پر تم عمل کرتے ہو……جو جہاد تم فرض سمجھ کر کرتے ہو……جس دعوت وتبلیغ کو تم ضروری سمجھتے ہو……جن مساجد و مدارس میں تم عبادت کرتے ہو اس کی اصل کیا ہے اس کی دلیل کیا ہے اس کے گواہ کون ہیں……اور آیا وہ گواہ ان تمام افعال کے عینی گواہ ہیں یا نہیں……آیا وہ گواہ مستند ہیں یا مجروح……تو ایک ایماندار مسلمان کا جواب یہی ہوگا کہ……یہ تمام چیزیں ہم تک مضبوط……مستند ذریعے یعنی صحابہ کرامؓ کے ذریعے سے پہنچی ہیں اور ان صحابہ کرامؓ پر جرح نہیں کی جاسکتی وہ جرح وتنقید

سے بالاتر ہیں اس لئے کہ خود قرآن و نبوت ان کے لائق اعتماد ہونے کی گواہی دیتا ہے اس لیے ان تمام چیزوں کے دین ہونے اور لائق اعتماد ہونے کیلئے سب سے پہلے صحابہ کرامؓ کو لائق اعتماد ماننا پڑے گا اور جو، ان صحابہ کرامؓ کو لائق اعتماد نہیں مانتے ان کو دین اسلام سے الگ کرنا پڑے گا دین اسلام کے ان عظیم الشان احکام کو بچانے کیلئے صحابہ کرامؓ کے ناموس کو بچانا ہوگا ......قرآن کو مستند بتانے کیلئے صحابہ کرامؓ کو مستند ماننا ہوگا کلمہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، کی فرضیت منوانے کیلئے صحابہ کرامؓ کا لائق اعتماد ہونا پہلے منوانا ہوگا جہاد اور دعوت و تبلیغ کو ضروری قرار دینے سے پہلے صحابہ کرامؓ کا وجود ضروری قرار دینا ہوگا اس لیے کہ صحابہ کرامؓ بنیاد، اساس اور جڑ ہیں۔

صحابہ کرامؓ کے بارے میں ضروری عقائد

عقیدہ نمبر 1 رسول خدا ﷺ کی صحبت بہت بڑی چیز ہے اس امت میں صحابہ کرامؓ کا رتبہ سب سے بڑا ہے ایک لمحہ کیلئے بھی جس کو نبی کریم ﷺ کی صحبت حاصل ہوگئی بعد والوں میں بڑے سے بڑا بھی اس کے برابر نہیں ہوسکتا

عقیدہ نمبر 2 ونحب اصحاب رسول الله ﷺ ولا نفرط فی حب احد منهم ولا نتبرا من احد منهم، ونبغض من يبغضهم، وبغير الحق يذكرهم، ولا نذكرهم الا بالخير وحبهم دين وايمان واحسان۔ وبغضهم كفر ونفاق و طغيان۔ (عقيده طحاويه صفحه ۱۲)

ترجمہ اور ہم رسول ﷺ کے صحابہ کرامؓ سے محبت رکھتے ہیں ان میں سے کسی کی محبت میں افراط و تفریط نہیں کرتے اور کسی صحابیؓ سے برأت اختیار نہیں کرتے اور ہم اسے شخص سے بغض

رکھتے ہیں جو صحابہ کرامؓ سے بغض رکھے اوران کو برائی سے یاد کرے اور خیر کے سواان کا ذکر نہیں کرتے ان سے محبت رکھنا دین وایمان اوراحسان ہے اوران سے بغض رکھنا کفر ونفاق اور طغیان ہے۔

عقیدہ نمبر 3 و نثبت الخلافة بعد رسول الله ﷺ اولا لابی بکر الصدیق رضی الله عنه تفضیلا له و تقدیما علی جمیع الامة ثم لعمر بن الخطاب رضی الله عنه ، ثم لعثمان بن عفان رضی الله عنه ثم لعلی بن ابی طالب رضی الله عنه و هم الخلفاء الراشدون والائمة المهدیون (عقیده طحاویه ص ۱۲)

ترجمہ : اور ہم رسول اللہ ﷺ کے بعد خلافت کو سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے لئے ثابت کرتے ہیں ان کو ساری امت سے افضل اور سبؓ سے مقدم سمجھتے ہیں ان کے بعد حضرت عمر بن خطابؓ ،ان کے بعد حضرت عثمان بن عفانؓ ،ان کے بعد حضرت علیؓ بن ابی طالب کیلئے اور یہ چاروں اکابر خلفائے راشدین اور ہدایت یافتہ امام ہیں۔

عقیدہ نمبر 4 صحابہ کرامؓ میں مہاجرینؓ وانصارؓ کا مرتبہ باقی صحابہؓ سے زیادہ ہے مہاجرینؓ وانصارؓ میں اہل حدیبیہ کا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے اور اہل حدیبیہ میں اہل بدر اور اہل بدر میں چاروں خلفاء کا مرتبہ سب سے زیادہ ہے چاروں خلفاء میں حضرت ابوبکر صدیقؓ وعلیٰ ہذا الترتیب الخلافۃ

عقیدہ نمبر 5 ومن احسن قول فی اصحاب رسول الله ﷺ وازواجه و زریاته فقد بری من النفاق (عقیده طحاویه صفحه ۱۲-۱۳)

ترجمہ:

اور جو شخص رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرامؓ ازواج مطہراتؓ اور ذریت طاہرہ سے حسن عقیدت رکھے وہ نفاق سے بری ہے

عقیدہ نمبر 6 و ان لعشرة الذين سماهم رسول الله ﷺ و نشهد لهم بالجنته على ما شهد لهم رسول الله ﷺ، وقوله الحق (عقيده طحاويه ص ۱۲)

ترجمہ:

اور جن دس حضرات کا نام لے کر آنحضرت ﷺ نے ان کو جنت کی بشارت دی ہم ان کیلئے آنحضرت ﷺ کی شہادت پر جنت کی شہادت دیتے ہیں اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد برحق ہے۔

عقیدہ نمبر 7 صحابہ کرامؓ کے مشاجرات یعنی ان کے باہمی جھگڑوں کا بیان کرنا حرام ہے مگر بہ ضرورت شرعی اور نیک نیت کیساتھ جائز ہے اور جن صحابہ کرامؓ میں باہم کوئی جھگڑا ہوا ہو ہمیں دونوں سے حسن ظن رکھنا اور دونوں کا ادب لازم ہے

عقیدہ نمبر 8 ہمارے نزدیک سید الشہدا کا خطاب حضرت حمزہؓ کیساتھ خاص ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے جب کوئی خاص لقب یا خطاب کسی کو دیا ہو وہ اس کے ساتھ مخصوص رہنا چاہئے

عقیدہ نمبر 9 سید الشباب اهل الجنته حضرت حسنؓ اور حضرت

حسینؓ ہیں۔

عقیدہ نمبر 10 صحابیت ایک وہبی مرتبہ ہے، جس طرح کوئی محنت اور تقویٰ کے زور سے نبی نہیں بن سکتا اسی طرح کوئی عبادت و تقویٰ کے ذریعے سے صحابی نہیں بن سکتا یعنی صحابیت وہبی مرتبہ ومقام ہے نہ کہ کسبی

مسلمانوں کے تمام کتب میں یہی عقائد (اور کچھ دیگر عقائد جو اس موضوع کتاب سے خارج ہیں) مذکور ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ تمام صحابہ کرامؓ سے محبت رکھی جائے ان کے بارے میں، طعن و تشنیع نہیں کرنی چاہیے، ان میں سے کسی کی توہین و تنقیص نہ کی جائے، ان کے عیوب نہ تلاش کئے جائیں خیر و بھلائی کے سوا ان کا ذکر نہ کیا جائے، ان کے باہمی مراتب وفضائل کا لحاظ رکھا جائے۔

دفاع صحابہؓ عبادت ہے

جس طرح

نماز پڑھنا عبادت ہے

آخری گزارش

مسلمان اپنے آپ کو صحابہ کرامؓ کا غلام...... اور سپاہی کہتا ہوا نہیں تھکتا...... مگر کیا عملاً بھی ہم اپنا سپاہیانہ کردار ادا کر رہے ہیں...... سپاہی کے ہوتے ہوئے اگر ڈاکہ پڑ جائے ...... تو اس کا قصور سپاہی پر ڈالا جاتا ہے...... اور اسکو معطل کیا جاتا ہے...... کیا آپ صحابہ کرامؓ کے حفاظتی دستہ سے معطل ہونا چاہتے ہیں...... اگر نہیں...... اور یقیناً نہیں...... تو پھر آپ کے ہوتے ہوئے ملک پاکستان میں...... صحابہ کرامؓ پر تبرا نہیں ہونا چاہئے...... صحابہ کرامؓ کی کردار کشی نہیں ہونی چاہئے

بلکہ

- صحابہ کرامؓ کی عظمت کے ڈنکے بجنے چاہئیں۔
- صحابہ کرامؓ کا روشن کردار لوگوں میں نظر آنا چاہئے۔
- صحابہ کرامؓ والا نظام۔ نظام خلافت راشدہ اس ملک کا آئین ہونا چاہئے

جو ہو منکر مصطفےٰ و اصحابؓ رسولؐ کے
میں ان کافروں کو مسلماں کہہ دوں یہ مشکل ہے

مکتبہ علی المرتضیٰؓ کے قیام کے مقاصد

① سنیت کو بیدار کرنا اور ناموس رسالتؐ اور ناموس صحابہؓ کی دعوت کو عام کرنا

② اسلامی خلافت کی دعوت کو عام کرنا خلافت کے قیام کی کوشش کرنا

③ موجودہ معاشرہ میں دینی لٹریچر کو عام کرنا

④ فحاشی و عریانی کے مقابلے میں صحیح اسلامی صحافت کی طرف پیش رفت

⑤ لوگوں میں اسلامی عقائد کے حوالے سے خصوصی لٹریچر کا اجراء

گزارش

مکتبہ علی المرتضیٰؓ کے ساتھ تعاون آپ کا اخلاقی فرض ہے کسی بھی قسم کے اسلامی لٹریچر کے لیے رابطہ کریں۔

رابطہ کیلئے

مکتبہ علی المرتضیٰؓ

لاری اڈہ مانسہرہ

